اہون البلیتین

سوال:۔

"اختیارِ اَھْوَنُ البلیتین" (دو بلاؤں میں سے کم درجے کی بلا کو اختیار کرنے کا مسئلہ) ایک سلسلے میں مجھ کو عرصہ سے کھٹک رہا ہے۔ آج کل اس مسئلہ کا استعمال کچھ اس طرح ہو رہا ہے کہ وضاحت ضروری ہو گئی ہے۔

ہم مسلمانوں میں سے چوٹی کے حضرات (جیسے علمائے دیوبند، مولینا حسین احمد مدنی اور مولینا ابوالکلام آزاد) کا جماعت اسلامی کے پیش کردہ نصب العین سے دور ہو جانا ایک ایسا سوال ہے جس پر میں دل ہی دل میں برابر غور کرتا رہا ہوں۔ میرا خیال یہ ہوا کہ ان حضرات کی نگاہ میں اس نصب العین کا ترک کرنا اہون ہوگا لہذا انہوں نے ترک کیا اور جماعتِ اسلامی کے نزدیک اس کا قبول کرنا اہون ہوگا لہذا اس نے اسے اختیار کر لیا۔ میں اسی سوچ بچار میں تھا کہ ترجمان القرآن میں مولینا مدنی کی ایک تحریر پڑھی جس میں واقعی یہ اقرار موجود تھا کہ اھون البلیتین کو انہوں نے اختیار فرمایا ہے۔ اس پر مجھ کو حیرت ہوئی۔ پوری بات اور آگے چل کر کھلی جب "الانصاف" (انڈیا) میں جمعیت کی پالیسی کے متعلق مولینا کا یہ بیان نظر سے گذرا کہ کانگریس اور کمیونسٹ جو دو بلیتین تھیں ان میں سے ہم نے اہون یعنی کانگریس کو اختیار کیا ہے۔

میں یہ سمجھتا تھا کہ قرآن نے حالتِ اضطرار میں سوٗر کا گوشت کھا لینے کی اجازت جہاں دی ہے وہاں بلیتین سے مراد اس حرام کے ترک یا اختیار کی دو متبادل صورتیں ہیں۔ یعنی یا تو آدمی سوٗر کھا کر جان بچا لے یا نہ کھا کر مقامِ عزیمت پر فائز ہونے کی فضیلت حاصل کرے۔ لیکن کیا اس سے یہ بھی مراد ہے کہ دو حرام چیزوں میں سے ایک کو اہون سمجھ کر منتخب کیا جائے، مثلاً ایک طرف سوٗر کا گوشت ہو اور دوسری طرف گدھے کا گوشت تو کیا ایک فاقہ

سے مرنے والا یوں سوچے گا کہ سؤر کا گوشت زیادہ ثقیل ہے اور گدھ کا گوشت زود ہضم ہے لہٰذا اہون گدھ کا گوشت ہوا۔

جواب:

اختیار اہون البلیتین سے مراد یہ ہے کہ جب دو ناجائز کاموں میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا ناگزیر ہو جائے تو ان میں سے وہ اختیار کیا جائے جو کم تر درجے کا ناجائز کام ہو۔ اس میں شرطِ اول یہ ہے کہ خیر کی راہ بالکل بند ہو اور اسے اختیار کرنے کا قطعاً کوئی امکان نہ ہو۔ صرف اسی صورت میں آدمی کے لئے اہون البلیتین کو اختیار کرنا جائز ہو سکتا ہے، ورنہ خیر کی راہ کا کچھ بھی امکان ہو تو وہ شخص گنہ گار ہو گا جو محض اپنی کم ہمتی کی بنا پر اپنے آپ کو دو ناجائز کاموں میں سے کسی ایک میں مبتلا کر دے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دو ناجائز کاموں میں سے ایک کو اہون بس یونہی نہ ٹھیرا لیا جائے بلکہ اصولِ شریعت کے لحاظ سے دیکھا جائے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے کسی بلا کو اہون اور کس کو اشد قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً میں آپ ہی کی دی ہوئی مثال کو لیتا ہوں۔ فرض کیجیے کہ ایک شخص سخت بھوک میں مبتلا ہے اور موت سے بچنے کے لئے اس کے سامنے صرف دو ہی غذائیں موجود ہیں، ایک سؤر کا گوشت، دوسرے گدھ کا گوشت۔ اب اگر وہ اسلامی نقطۂ نظر سے فیصلہ کرے تو لامحالہ گدھ کا گوشت اہون ہو گا؛ کیوں کہ اس کے حرام ہونے کی صراحت قرآن میں نہیں کی گئی ہے، بلکہ حدیث میں ایک اصول بیان کیا گیا ہے جس کا اطلاق گدھ پر بھی ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے سؤر کا گوشت اشد ہو گا، کیوں کہ قرآن میں اس کے حرام ہونے کی تصریح ہے۔ یا مثلاً کوئی طاقت ور ظالم کسی بے گناہ کی جان کے درپے ہو اور وہ بے گناہ آپ کے پاس پناہ لے اور آپ کسی طرح لڑ کر اس بے گناہ کو نہ بچا سکتے ہوں۔ ایسی صورت میں اگر وہ ظالم آکر آپ سے اس کا پتہ پوچھے تو آپ کے لئے دو صورتیں ممکن ہوں گی۔ یا تو جھوٹ بول کر اس کی جان بچا لیں۔ یا اس کا پتہ بتا کر اسے قتل کے لئے پیش کر دیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں جھوٹ بولنا اہون ہے۔ کیوں کہ سچ بولنے سے ایک شدید تر برائی "یعنی قتلِ مظلوم" لازم آتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جواب سے آپ کی تشفی ہو جائے گی۔